# حضرت حسان بن ثابتؓ کی شاعری کے اخلاقی پہلو

محمد اویس سرور ☆


## ABSTRACT

### The Moral Aspects of the Poetry of Hassaan bin Thabit

This study investigates the moral aspects of the poetry of Hassaan bin Thabit, one of the companions of Prophet Muhammad (PBUH). Hassaan bin Thabit is well known all over the world for praising Prophet Muhammad (PBUH) through his poetry. He was a famous poet and a tribal chief in pre-Islamic (Jahiliyah) period. But After conversion to Islam he became the defender of Islam and the Prophet of Islam by his poetry and eloquence of speech.

He was supported by the Holy Spirit (روح القدس) as mentioned in the sayings of Prophet Muhammad (PBUH) .He acquired his thoughts, method and technique from Holy Quran and the sayings of Prophet Muhammad (PBUH).

Hassaan bin Thabit has been considered one of those limited persons who are blessed with high moral values. He used to avoid


☆ صدر شعبہ عربی، گورنمنٹ دیال سنگھ کالج، لاہور۔

every bad habit and endeavored to acquire every valuable quality.

His poetry contains numerous aspects of morality.

The virtue of praising Prophet Muhammad(PBUH) and defending Islam is a special attribute related to Hassaan Bin Thabit, but the detailed account of Faith, Love of God and His Messenger, chastity, truthfulness, supporting the oppressed, non-violence, hospitality, velour, bravery, fulfillment of promises, self-esteem and contentment is repeatedly found in his poetry. Some of these aspects have been highlighted in this paper. The study used resources and reviews from many references that took the subject from many angles.

**Key words:** *Hassan bin Thabit - Arabic Poetry.*

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ اسلامی شاعری کے موجد اور مؤسس مانے جاتے ہیں۔ اپنی شاعری اور مایہ ناز فصاحت وبلاغت کے ذریعے اسلامی دعوت کے دفاع اور فروغ میں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا کردار مثالی ہے۔ آپ نے اپنی شہرۂ آفاق شاعری کے ذریعے اسلام، مسلمانوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسا دفاع کیا کہ تاریخ اسلام میں شاعرانہ دفاع کی ایسی مثال ملنا مشکل ہے۔

یہ ایک اٹل حقیقت ہے کہ اہل عرب جنگ وحرب کے ساتھ ساتھ شعر وبیان کے بھی شہ سوار تھے، جب اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا تو عربوں نے اپنی شاعری، قوتِ بیانیہ، خطابت اور طاقت کے گھوڑے اسلام دشمنی کی طرف موڑ دیئے، عبداللہ بن زبعریٰ، ابوسفیان بن حارث، اور ضرار بن خطاب ان مشرک شعراء میں سے تھے جنھوں نے اپنی شاعری کے ذریعہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ پر ایمان لانے والوں کو بہت سی تکالیف پہنچائیں، انہوں نے اپنی شاعری میں مسلمانوں کی ہجو کی اور ناموس رسالت پر انگلیاں اٹھائیں۔ جب ان لوگوں کی حرکتیں حد سے بڑھ گئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شاعری میں مہارت رکھنے والے اصحاب اور بالخصوص انصار سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:

''جو لوگ اپنے ہتھیاروں سے اللہ کے رسول کی مدد کرتے ہیں انہیں زبانوں کے ذریعے مدد کرنے سے کس چیز نے روک رکھا ہے؟''

یہ فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سن کر حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! اس کام کے لیے میں حاضر ہوں'' اس کے بعد انہوں نے اپنی زبان کے کنارے پر ہاتھ رکھا اور کہا: ''اس اعزاز کے بدلے اگر مجھے بصریٰ اور صنعاء

کے درمیان کی زمین بھی دے دی جائے تو میں قبول نہ کروں گا'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے استفسار فرمایا: ''تم قریش کی ہجو کیسے کرو گے حالانکہ میں بھی ان ہی میں سے ایک ہوں؟ (یعنی قریشی ہوں)'' حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے کہا: ''یا رسول اللہ! میں آپ کو ان میں سے ایسے نکال لوں گا جیسے آٹے سے بال کو نکالا جاتا ہے'' حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ کو اجازت دے دی اور انہیں حکم دیا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس جائیں، وہ نسب ناموں کے بڑے عالم ہیں، ان کی مدد سے قریش کو جواب دیں۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس جاتے اور ان سے انسابِ قریش کے متعلق معلومات لیا کرتے تھے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ انہیں بتاتے کہ فلاں مرد اور فلاں عورت کی ہجو کرنی ہے اور فلاں مرد اور فلاں عورت کے تذکرے سے زبان کو روک لینا ہے۔ اسی کا نتیجہ تھا کہ جب مشرکین حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے اشعار سنتے تو برملا کہا کرتے تھے: کہ ابن ابی قحافہ (یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ) کی مدد کے بغیر یہ اشعار نہیں کہے جا سکتے۔ [1]

گویا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کو مشرکین کے احوال و انساب کے عیوب بتایا کرتے، حضرت حسانؓ ان عیوب کو شاعری کا لباس پہنا کر مشرکین کی ہجو بیان کرتے تھے۔

روایات کے مطابق اس موقع پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو یہ دعا بھی دی تھی:

**اللهم أيده بروح القدس۔** [2]

[اے اللہ! روح القدس (حضرت جبرائیل) کے ذریعہ ان کی مدد فرما۔]

دربارِ رسالت سے حکم اور دعا ملنے کے بعد حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ مشرکین مکہ کے گستاخانہ حملوں کے جواب پر کمر بستہ ہو گئے، پھر آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی مدح و ثنا کی، جس نے آپ کو قیامت تک آنے والے نعت گو شعراء کا امام بنا دیا۔ آپ کی خوبصورت نعتیہ شاعری آپ کا تعارف بنی اور اس میں آپ نے کمال حاصل کیا۔ حضرت حسان بن ثابتؓ سے پہلے بھی اگرچہ ہمیں چیدہ چیدہ نعتیہ اشعار ملتے ہیں لیکن نعت کو ایک صنعت کلام کی حیثیت سے متعارف کرانے کا سہرا حضرت حسانؓ کے سر ہے۔ شان رسالت میں حضرت حسان بن ثابتؓ کے کہے گئے مایہ ناز اشعار ملاحظہ فرمائیے:

وَأَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَيْنِي     وَأَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ
خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِنْ كُلِّ عَيْبٍ     كَأَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ [3]

[آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ حسین میری آنکھ نے کبھی دیکھا نہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت کسی ماں نے جنا نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر عیب سے بری پیدا کیا گیا، گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تخلیق آپ کی مرضی اور چاہت کے عین مطابق کی گئی ہے۔]

حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے مذکورہ اشعار کو ایک شاعر نے کچھ یوں اردو کے قالب میں ڈھالا ہے:

تجھ سا حسین آنکھ نے دیکھا نہیں کبھی
تجھ سا جمیل ماؤں نے اب تک نہیں جنا

ہر عیب سے بری تجھے پیدا کیا گیا
تو چاہتا تھا جس طرح ویسے ہی بنا

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد آپ کی شان میں اور آپ کی یاد میں بہت سے اشعار کہے، آپ کا یہ موضوع بھی انتہائی لاجواب ہے، فرماتے ہیں:

كُنْتَ السَّوَادَ لِنَاظِرِی فَعَمِی عَلَیْکَ النَّاظِرُ
مَنْ شَاءَ بَعْدَکَ، فلْیمُتْ فَعَلَیْکَ کُنْتُ أُحَاذِرُ ۴

[اے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر! آپ میری آنکھ کے لیے پتلی کا درجہ رکھتے تھے، آپ کے پردہ فرمانے سے میرے دیدے ویران ہو گئے۔ آپ کے اب جو بھی مرجائے میرے لیے کوئی دکھ کی بات نہیں کیونکہ مجھے صرف آپ کی جدائی کا ہی دھڑکا لگا رہتا تھا۔]

حضرت حسان بن ثابتؓ کی شاعری کا بہت بڑا حصہ اہل اسلام کی اللہ تعالیٰ کے راستے میں لڑی گئی لڑائیوں کے تذکرے پر مشتمل ہے۔ انہوں نے مسلمانوں اور مشرکین کے درمیان رونما ہونے والے بہت سے معرکوں کے نام ذکر کیے ہیں اور اس میں شرکت کرنے والے صحابہ اور مقابلے میں آنے والے مشرکین کے نام دے دیے ہیں، اس طرح وہ ایک تاریخ دان شاعر ثابت ہوئے جنہوں نے شعر کو تاریخ سے ملایا اور دین وسیاست کو جمع کیا ہے۔

مشہور ادبی نقاد ابوعبیدہ کہتے ہیں کہ حضرت حسان کو دوسرے شعراء پر تین خصوصیات حاصل ہیں، وہ زمانہ جاہلیت میں انصار کے شاعر تھے، نبوت کے زمانے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شاعر تھے اور آمد اسلام کے بعد وہ پورے یمن کے بہترین شاعر تھے۔ ۵

زمانہ جاہلیت کے ممتاز عربی شاعر حطیئہ نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا یہ شعر سنا:

یغشون حتی ما تھر کلابھم لا یسالون عن السواد المقبل ۶

[وہ ایسے مہمان نواز ہیں کہ ان کے کتوں نے اجنبیوں پر بھونکنا چھوڑ دیا، اور ان کی فیاضی ایسی عام ہے کہ وہ کسی نئے آنے والے کے بارے میں سوال نہیں کرتے۔]

یہ سن کر وہ کہنے لگا ''انصار کو میرا پیغام پہنچا دو کہ ان کا شاعر عرب کا سب سے بڑا شاعر ہے۔'' ۷

عبدالملک بن مروان نے جب یہ شعر سنا تو کہا کہ مدح میں اس سے بڑا شعر اہل عرب نے نہیں کہا۔ ۸

حضرت حسان بن ثابتؓ کے ایمان نے ان کی شاعری کو ایک جداگانہ تشخص عطا کیا۔ اسلام نے ان کی شاعری پر جو انمول اور لافانی اثرات مرتب کیے انہوں نے ان کے نام کو ہمیشہ کے لیے بلند کر دیا۔ اسلام کے دامن سے وابستہ ہونے سے پہلے حضرت حسانؓ بھی زمانہ جاہلیت کے دوسرے شعراء کی طرح چند مخصوص اور محدود موضوعات پر شعر کہتے تھے، دامن نبوی سے وابستہ ہونے کے بعد ان کے شعور وادراک نے آفاقیت کی جہات دیکھیں، حقیقت شناسی اور عرفان وآگہی کی منزلیں طے کیں اور ان کے

لیے وہ بند دروازے کھلتے چلے گئے جن کا کھلنا مضبوط ایمان اور مبارک صحبت کے بغیر ممکن نہ تھا۔

ایمان، قرآن اور تعلیماتِ نبویہ نے حضرت حسان بن ثابتؓ کو ابداع وتخلیق کے جو میدان دیے ان میں ایک میدان اخلاقیات کا بھی ہے۔ حضرت حسان کا نظریہ اخلاق قبول اسلام سے پہلے چند مخصوص انفرادی اور اجتماعی صفات تک محدود تھا، وہ خودداری، سخاوت، مہمان نوازی، مصائب پر صبر، بہادری، سچائی، پاک دامنی، ایفائے عہد، عفوودرگزر اور امن وآشتی کی بات تو پہلے بھی کرتے تھے، لیکن اسلامی دعوت سے وابستہ ہونے کے بعد نہ صرف یہ کہ ان کا نظریہ اخلاق پختہ ہوا بلکہ اس میں وسعت بھی آئی۔ کیونکہ اب ان کے سامنے بہت سے اخلاقِ دینی کا باب کھل گیا تھا، اب وہ اقرارِ توحید، محبتِ رسول، جہاد فی سبیل اللہ، ایثار وقربانی، ایمان واستقامت، تقوٰی، اخوت ومساوات، دعوتِ دین، زہد وحکمت، فکرِ آخرت، شرم وحیاء، ارشاد واصلاح، تعلیم آدابِ زندگی اور مدحِ اہل حق میں مصروف دکھائی دیتے ہیں۔ حضرت حسانؓ کے اشعار میں اخلاقیات کا درس کیوں نہ ہوتا جبکہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ اعلان فرما چکے تھے:

إنما بعثت لأتمم مكارم الأخلاق [9]

[مجھے مکارمِ اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہے۔]

ایک تجربہ کار شاعر، ایک سن رسیدہ بزرگ اور سب سے بڑھ کر ایک مقدس صحابی ہونے کی حیثیت سے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا ایک موضوع وعظ ونصیحت اور اعلیٰ اخلاقی عادات کی ترغیب بھی ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

أَعْـرِضْ عَـنِ الْـعَـوْرَاءِ انْ أُسْـمِـعْـتَـهَـا — وَاقْـعُـدْ كَـأَنَّـكَ غَـافِـلٌ لا تَـسْـمَـعُ
وَدَعِ السُّـؤَالَ عَـنِ الأُمـورِ وبَـحْـثِـهَـا — فَـلَـرُبَّ حَـافِـرِ حُـفْـرَةٍ هُـوَ يُـصْـرَعُ
والْـزَمْ مُـجَـالَـسَـةَ الْـكِـرَامِ وفِـعْـلَـهُـمْ — واذا اتَّـبَـعْـتَ فَـأَبْـصِـرَنْ مَـنْ تَـتْـبَـعُ
لا تَـتْـبَـعَـنَّ غَـوَايَـةً لِـصَـبَـابَـةٍ — انَّ الْـغَـوَايَـةَ كُـلَّ شَـرٍّ تَـجْـمَـعُ
وَالْـقَـوْمُ انْ نَـزِرُوا فَـزِدْ فِـى نَـزْرِهِـمْ — لا تَـقْـعُـدَنَّ خِـلالَـهُـمْ تَـتَـسَـمَّـعُ
والشُّـرْبَ لا تُـدْمِـنْ وخُـذْ مَـعْـرُوفَـهُ — تُـصْـبِـحْ صَـحِـيحَ الـرَّأْسِ لا تَـتَـصَـدَّعُ
واكْـدَحْ بِـنَـفْـسِـكَ لا تُـكَـلِّـفْ غَـيْـرَهَـا — فَـبِـدِيـنِـهَـا تُـجْـزَى وعَـنْـهَـا تَـدْفَـعُ
وَالْـمَـوْتُ أَغْـدَادُ الـنُّـفُـوسِ وَلا أَرَى — مِـنْـهُ لِـذِى هَـرَبٍ نَـجَـاةً تَـنْـفَـعُ [10]

[اگر آپ کے سامنے کوئی غلط یا نامناسب بات کی جائے تو آپ اس سے ایسے ناآشنا ہو کر بیٹھیں کہ آپ نے گویا اس بات کو سنا ہی نہیں۔ فضول سوالات سے پرہیز کریں اور یاد رکھیں کہ بعض اوقات گڑھا کھودنے والا خود اسی میں جا گرتا ہے۔ سمجھ دار اور معزز لوگوں کی ہم نشینی کو اختیار کریں اور ان کے افعال کی اتباع کریں، جب کسی کی پیروی کرنے لگیں تو اس بات پر اچھی طرح غور وفکر کر لیں کہ آپ کس کی اتباع کر رہے ہیں۔ عشق ومحبت سے پیدا ہونے والی گمراہی کی پیروی مت کریں یہ گمراہی ہر شر کو جمع کر دیتی ہے۔ جب لوگ آپ کے عطا کرنے کے باوجود آپ سے

زیادہ مانگیں تو آپ انہیں اور زیادہ عطا کریں، نیز شہرت حاصل کرنے کے لیے ان کے درمیان مت بیٹھیں۔ حرام چیز یعنی شراب کے پینے سے پرہیز کریں اور پینے کے لیے حلال چیزوں کا انتخاب کیجئے اس سے آپ کی دماغ درست رہے گا اور بدحواسی کا شکار نہ ہوگا۔ اپنے آپ کو کسی قابل بناؤ اور اپنا بوجھ کسی اور پر مت ڈالو آدمی جو بوتا ہے وہی کاٹتا ہے۔ موت سانسوں کے پورا ہونے کا نام ہے اور موت سے بچنے کے لیے بھاگنے والے کو کوئی فائدہ حاصل نہ ہوگا۔]

درج ذیل اشعار میں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اچھے دوست کی خصوصیات اور برے دوست کی عادات پر روشنی ڈالی ہے، یہ اشعار معاشرتی زندگی اور دوست کے انتخاب میں اولین اصول کی حیثیت رکھتے ہیں۔

أخِلاءُ الـرَّخـاءِ هُـمُ كثيـرٌ وَلـكـنْ فـي البلاءِ هـمُ قَـليلُ
فـلا يـغـرُرْكَ خُـلّةُ مَـن تُـواخـي فـمـا لكَ عـنـدَ نـائبةٍ خَـليلُ
وكُـلُّ أخٍ يـقـولُ أنـا وَفـيٌّ ولـكـنْ لـيسَ يـفـعَلُ ما يَقـولُ
سِـوَى خِـلٍّ لـهُ حَسَـبٌ وَديـنٌ فـذاكَ لِـمَـا يـقـولُ هو الفَعُولُ ۱۱

[خوشحالی اور عیش کے زمانے میں تو دوستی کا اظہار کرنے والے بہت ہوتے ہیں لیکن جب مصیبت اور پریشانی آتی ہے تو ان دعویداروں میں سے کوئی نظر نہیں آتا۔ بہت سے لوگوں کے اظہار محبت سے دھوکہ نہ کھانا، جب تیرے اوپر کوئی مشکل آئے گی تو کوئی دوست تیرے قریب بھی نہ آئے گا۔ ہر ساتھی یہی کہتا ہے کہ میں تیرا وفادار ہوں لیکن جو وہ کہتا ہے وہ کر کے نہیں دکھاتا، البتہ اگر کوئی شخص اعلیٰ اخلاق کا حامل، اچھے خاندان والا اور دین دار ہو تو وہ جو کہتا ہے وہ کر کے بھی دکھاتا ہے۔]

فَلاَ تَكُ كـالـوَسْـنـانِ يَحْلُمُ أنّـهُ بِـقَـرْيَـةِ كِسْـرىٰ أو بِـقَـرْيَـةِ قَيْـصَرا
وَلا تَكُ كـالـشّـاةِ التي كـان حَتْفُها بِـحَـفْـرِ ذِرَاعَيْـهـا فَلَمْ تَرْضَ مَحْفَرا
وَلا تَكُ كـالـعـاوي فـأقـبلَ نَـحْرَهُ وَلَـمْ يـخـشَـهُ سَـهْـماً مـن النَّبلِ مُضْمَرا ۱۲

[تو اس خواب دیکھنے والے کی طرح نہ ہو جا جو خواب میں کبھی دیکھتا ہے کہ کسریٰ کی بستی میں ہے اور کبھی دیکھتا ہے کہ قیصر کے علاقہ میں بیٹھا ہے۔ تو اس بکری کی طرح نہ ہو جا جو اپنے کھر سے اپنی موت کو تلاش کرتی ہے، تو اس شکاری کی طرح نہ ہو جا جو اپنی تیزی کی وجہ سے شکاری کے تیر کا شکار ہو جاتا ہے۔]

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے نزدیک کسی کی عظمت و فضیلت کا معیار اس کی جسمانی طاقت و خوبصورتی نہیں بلکہ اس کا علم، اس کی دانش اور اس کی دانائی ہے، وہ کہتے ہیں:

لا بـأس بـالـقـوم من طول ومن عظم جـسـم الـبـغـال وأحـلام الـعـصـافير ۱۳

[کسی قوم کا لحیم و جسیم ہونا ان کی عظمت کی دلیل نہیں کیونکہ بعض اوقات جسم خچر جیسے توانا ہوتے ہیں لیکن عقل چڑیا کی طرح چھوٹی ہوتی ہے۔]

مال داری اور ناداری کے درمیان ایک باریک فرق کو یوں آشکارا کرتے ہیں:

رب علم أضاعه عدم المال وجهل غطى عليه النعيم ۱۴

[کئی بار علم ودانش کو غربت اور ناداری ضائع کر دیتی ہے اور کئی بار عیش وعشرت اور خوشحالی انسان کی جہالت کو چھپا دیتی ہے۔]

عربی دانش کے مطابق ''مروءت'' ایک ایسی انسانی خصلت کا نام ہے جو تمام محاسن اخلاق کی جامع ہے۔علامہ فیوی لکھتے ہیں کہ مروءت نفسانی ادب ہے جس کی رعایت کرنے والا انسان محاسنِ اخلاق اور عمدہ عادات کو اپنا لیتا ہے۔ ۱۵

ابن القیم جوزیہ کے مطابق مروءت سے مراد نفس کا انسانی صفات کے ساتھ متصف ہونا ہے۔یہ صفات نفس کو حیوان اور شیطان سے ممتاز کرتی ہیں۔ ۱۶

حضرت حسانؓ کی شاعری میں اس صفت کو اپنانے کی دعوت موجود ہے۔اس صفت کا تذکرہ ان کی شاعری میں مختلف حیثیتوں سے ملتا ہے۔ایک مقام پر وہ صاحب مروءت کو اپنا سردار بنانے کو آمادہ ہیں:

نسود ذا المال القليل إذا بدت مروءته فينا، وإن كان معدما ۱۷

[ہم تھوڑے مال والے کو بھی اپنا سردار بنا دیتے ہیں اگر اس میں مروءت موجود ہو۔خواہ وہ کوئی غیر معروف شخص ہی کیوں نہ ہو۔]

ایک مقام پر ایک قبیلے کی ہجو کرتے ہوئے انہیں مروءت سے محروم قرار دیتے ہیں:

أبني الحماس! أليس منكم ماجد إن المروءة في الحماس قليل ۱۸

[اے بنو حماس! کیا تم میں کوئی سمجھدار اور بزرگی والا نہیں؟ حماس میں مروءت بہت کم ہے۔]

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی شاعری میں شجاعت کا عنصر بہت کثرت کے ساتھ ملتا ہے۔عرب کے دستور کے مطابق وہ بھی اپنے کلام میں میدان جنگ کے احوال کا ذکر کرتے دکھائی دیتے ہیں۔اسلام کی نصرت وحمایت کے لیے کی جانے والی جنگوں میں وہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بہادری کا حال کچھ یوں بیان کرتے ہیں:

فوافيناهم منا بجمع كأسد الغاب: مردان وشيب ۱۹

[ہم نے جنگل کے شیروں کی طرح جوان اور بوڑھے مردوں کے ساتھ انہیں بدلہ چکا دیا۔]

ایک موقع پر اپنے دشمنوں کو اپنے قبیلے اور اپنی قوم کی بہادری سے خبردار کرتے ہوئے کہتے ہیں:

إذن والله نرميهم بحرب تشيب الطفل من قبل المشيب ۲۰

[پھر تو بخدا ہم ان سے ایسی جنگ کریں گے جو ان کے بچوں کو وقت سے پہلے بوڑھا بنا دے گی۔]

سچائی اور دیانت داری اہلِ عرب کا شعار رہی ہے۔وہ سچ کی خاطر جان دینے کو گوارا کر لیتے تھے لیکن جھوٹ کو زبان پر نہ آنے دیتے تھے۔اہل عرب کا ماننا تھا کہ جھوٹ بولنے سے انسان کی شخصیت اور سمعت تباہ ہو جاتی ہے اور یہ بدنامی قبر تک اس کے

ساتھ جاتی ہے۔لہٰذا انسان کو چاہیے کہ ہمیشہ سچ بولے، تاکہ اس کی اچھی شناخت باقی رہے۔حضرت حسانؓ کی شاعری میں بھی جا بجا اس عمدہ عادت کا ذکر ملتا ہے۔ایک موقع پر سچائی کی ترغیب دیتے ہوئے کہتے ہیں:

یاأیها الناس أبدوا ذات أنفسكم لا يستوي الصدق عند الله والكذب ۲۱

[اے لوگو! اپنے دل کی بات کو ہی زبان پر لاؤ کیونکہ اللہ کے نزدیک سچ اور جھوٹ برابر نہیں ہو سکتے۔]

وہ خود بھی اسی صفت کے تقاضوں پر عمل پیرا ہیں اور کہتے ہیں:

فهما يكن مني فلست بكاذب ولست بخوان الأمين المجامل ۲۲

[کیسی بھی صورت حال ہو میں جھوٹ نہیں بولتا اور میں امانت داری کے ساتھ معاملہ کرنے والے سے خیانت نہیں کرتا۔]

اہل عرب کے اخلاقی ادب میں سخاوت و فیاضی کا تذکرہ بہت کثرت کے ساتھ ملتا ہے۔کم وبیش ہر شاعر نے اس موضوع پر کچھ نہ کچھ ضرور کہا ہے۔حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی شاعری میں بھی جود وسخاوت کی ترغیب اور اس پر فخر کا تذکرہ موجود ہے۔ایک موقع پر اپنے قبیلے کی صفات کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں:

وأنا من القوم الذين إذا أزم الشتاء محالف الجدب

أعطى ذوو الأموال معسرهم والضاربين بمواطن الرعب ۲۳

[میرا تعلق اس قوم سے ہے جس کی سخاوت کا یہ عالم ہے کہ قحط کے زمانے میں بھی وہ خوب کھلاتے ہیں اور ان کے مالدار ناداروں کو نوازتے ہیں۔ان کی بہادری کا یہ عالم ہے کہ میدان جنگ میں وہ دشمنوں کے دل کو نشانہ بناتے ہیں۔]

ایک اور موقع پر کہتے ہیں:

وإن آك ذا مال قليل أجد به وإن يهتصر عودي على الجهد يحمد

فلا المال ينسيني حيائي وعفتي ولا واقعات الدهر يفللن مبردي ۲۴

[میرے پاس اگر تھوڑا مال بھی ہو تب بھی میں اسے خرچ کر ڈالتا ہوں، اگر مشکل حالات میں بھی مجھ سے طلب کی جائے گی تو میں قابل قدر کوشش دکھاؤں گا۔میں خوشحالی کے دنوں میں بھی حیاء اور عفت کا دامن نہیں چھوڑتا اور زمانے کے حوادث میری عزت کی چادر کو پھاڑ نہیں سکتے۔]

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے اس شعر کو سخاوت و فیاضی کی صفت پر مدح کا بہترین نمونہ قرار دیا گیا:

يغشون حتى ما تهر كلابهم لا يسألون عن السواد المقبل ۲۵

[وہ ایسے مہمان نواز ہیں کہ ان کے کتوں نے اجنبیوں پر بھونکنا چھوڑ دیا، اور ان کی فیاضی ایسی عام ہے کہ وہ کسی نئے آنے والے کے بارے میں سوال نہیں کرتے۔(کہ کون ہے اور کہاں سے آیا ہے، بلکہ جو بھی آتا ہے ان کے ہاں سے کھاتا پیتا ہے۔)]

مہمان کے اکرام اور اس کی عزت اہل عرب کی شناخت ہے۔ وہ اس بارے میں کسی قسم کی کوتاہی یا کمی کے روادار نہ تھے۔ حضرت حسانؓ اس بارے میں کہتے ہیں:

وإنـا لـنقري الضيف، إن جاء طارقا　　مـن الشـحم، ما أمسى صحيحا مسلما ۲۶

[ہم اعلیٰ کھانوں کے ذریعے مہمان کا اکرام کرتے ہیں خواہ وہ رات کے وقت ہی کیوں نہ آئے۔ وہ جب تک ہمارے پاس رہے صحیح سالم رہتا ہے۔]

وعدہ کی پاسداری ایک اعلیٰ انسانی خصلت ہے۔ حضرت حسان بن ثابتؓ عمرو بن عامر کی اولاد کی تعریف کرتے ہوئے کہتے ہیں:

وكـم عـقـدوا لـلـه ثـم وفـوا بـه　　بـمـا ضـاق عنـه كـل باد وحاضر ۲۷

[انہوں نے اللہ کے نام پر بہت سے عہد باندھے اور پھر انہیں پورا بھی کیا۔ ایسے عہد جنہیں پورا کرنے سے شہری اور دیہاتی لوگ عاجز آجاتے ہیں۔]

فیصلے کی مضبوطی اور عزم کی پختگی ایک اعلیٰ انسانی وصف ہے، جس سے انسان کی شخصیت ممتاز ہوتی ہے۔ حضرت حسانؓ فرماتے ہیں:

إذا انصـرفـت نـفسي عن الشيء مرة　　فـلسـت إليـه آخـر الـدهـر مقبلا ۲۸

[جب میرا دل ایک مرتبہ کسی چیز سے اچاٹ ہو جائے تو پھر میں کبھی بھی اس کی طرف رخ نہیں کرتا۔]

ایک اور موقع پر کہتے ہیں:

ونـحـن إذا لـم يبـرم الـنـاس أمـرهـم　　نـكـون عـلـى أمـر من الـحـق مبـرم ۲۹

[جب لوگ اپنے فیصلوں اور ارادوں پر کاربند نہیں ہوتے تو اس وقت بھی ہم حق پر جمے رہتے ہیں۔]

حلم و بردباری ایک اعلیٰ انسانی خصلت ہے، جس کی اہمیت ہر زمانے اور ہر دور میں مسلمہ رہی ہے، لیکن زمانہ جاہلیت میں تو یہ خصلت گنے چنے لوگوں میں نظر آتی تھی۔ علامہ جرجانی کے نزدیک حلم غصے کے ہیجان کے وقت خود پر قابو رکھنے کا نام ہے۔ ۳۰ حضرت حسانؓ اپنے قبیلے والوں کی بردباری، تحمل اور برداشت کا تذکرہ کچھ یوں کرتے ہیں:

لـو وزنـت رضـوى بـحـلـم سـراتـنـا　　لـمـال بـرضـوى حـلـمـنـا ويـلـملم ۳۱

[اگر ہمارے حلم کو رضویٰ پہاڑ کے ساتھ ترازو میں رکھا جائے تو ہمارے حلم کا پلڑا جھک جائے گا۔]

اللہ جل جلالہ کی ذات وصفات پر ایمان حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی شاعری کا اہل موضوع ہے۔ وہ اپنی شاعری میں توحید کی دعوت دیتے نظر آتے ہیں۔

ونـعـلـم أن الـلـه لا رب غيـره　　وإن كـتـاب الـلـه أصبح هـاديـا ۳۲

[ہم جانتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی رب نہیں اور یہ کہ اللہ کی کتاب ہدایت کا سرچشمہ ہے۔]

ایک مقام پر اللہ تعالیٰ کے احسانات کا تذکرہ کچھ ان الفاظ میں کرتے ہیں:

لک الخلق والنعماء والأمر کله ۔۔۔ فإیاک نستهدي، وإیاک نعبد ۳۳

[اے اللہ ساری مخلوق تیری ہے، نعمتیں تیری ہیں اور اختیار بھی تیرا ہے، ہم تجھ سے ہی ہدایت طلب کرتے ہیں اور تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔]

اللہ جل جلالہ کے علم کامل کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اللّٰه یعلم ما أسعی لجلهم ۔۔۔ وما یغیب به صدري وأضلاعي ۳۴

[اللہ تعالیٰ میری تمام کوششوں کو جانتا ہے، وہ ہر اس چیز سے آگاہ ہے جو میرے سینے اور میرے دل میں چھپی ہوئی ہے۔]

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا سب سے اعلیٰ اور بنیادی موضوع جس کی وجہ سے آپ کو شہرت ملی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت گوئی اور آپ کی مدح وثناء میں کی گئی شاعری ہے۔ آپ کی نعتیہ شاعری اپنے اندر بے شمار اخلاقی پیغامات سموئے ہوئے ہے، جو بذات خود قدرے تفصیل کا مستحق موضوع ہے، ان کی نعتیہ شاعری میں دین کے لیے مر مٹنے کا جذبہ، ایثار، للّٰہیت، اتباع سنت اور اس جیسے دوسرے اوصاف کا درس ملتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں حضرت حسان بن ثابت کے کچھ اشعار ملاحظہ فرمایئے، جن میں حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نرالا رنگ جھلکتا ہے اور یہ رنگ پڑھنے والے کو مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفعت سے شناسا کر دیتا ہے:

أغَرُّ عَلَیْهِ لِلنُّبُوَّةِ خَاتَمٌ ۔۔۔ مِنَ اللّٰهِ مَشْهُودٌ یَلُوحُ وَیُشْهَدُ
وَضَمَّ الالٰهُ اسْمَ النَّبِیِّ الی اسْمِهِ ۔۔۔ اذا قَالَ الْمُؤَذِّنُ فی الخَمْسِ أشْهَدُ
وَشَقَّ لَهُ مِنِ اسْمِهِ لِیُجِلَّهُ ۔۔۔ فَذو العَرْشِ مَحْمودٌ وهذا مُحَمَّدُ
نَبِیٌّ أتَانَا بَعْدَ یَأسٍ وَفَتْرَةٍ ۔۔۔ مِنَ الرُّسْلِ وَالأوْثان فی الأرْض تُعبَد
فَأمْسَی سِرَاجًا مُسْتَنیرًا وَهَادِیًا ۔۔۔ یَلُوحُ کما لاحَ الصَّقِیلُ المُهَنَّدُ
وَأنْذَرَنَا نَارًا وَبَشَّرَ جَنَّةً ۔۔۔ وَعَلَّمَنَا الاسْلامَ فاللّٰهَ نَحْمَدُ ۳۵

[حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر مہر نبوت چمک رہی جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کے سچا اور آخری نبی ہونے کی گواہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام گرامی اپنے مبارک نام کے ساتھ ملایا، جس کی گواہی مؤذن دن میں پانچ مرتبہ دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی عزت میں اضافہ کرنے کے لئے اپنے نام سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مشتق کیا ہے، پس عرش کا مالک ''محمود'' ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ''محمد'' ہیں۔ جب انسانیت، ہدایت سے ناامید ہو چکی تھی، رسولوں کی آمد کا وقفہ طویل ہو گیا تھا اور روئے زمین پر بتوں کی پوجا کی جاتی تھی تو ان حالات میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبی بنا کر مبعوث فرمایا۔ آپ روشن چراغ اور ہدایت کا رستہ دکھانے والے بن کر تشریف

لائے اور آپ کی ہدایت یوں چمکتی ہے جیسے نئی اور تیز دھار تلوار، آپ نے ہمیں جہنم کی آگ سے ڈرایا، جنت کی خوشخبری سنائی اور ہمیں اسلام سکھایا، پس ہم اللہ تعالیٰ ہی کی تعریف کرتے ہیں کہ اس نے ہمیں یہ نعمت عطا فرمائی۔]

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی شاعری کا بہت بڑا حصہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مدح وثناء پر مشتمل ہے۔اس تعریف میں حضرت حسان نے اپنے ساتھیوں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تربیت یافتہ لوگوں کے بہت سے ایسے اوصاف ذکر کیے ہیں جو ہمیں اسلام کے اخلاقی جوہر کا درس دیتے نظر آتے ہیں، بطور نمونہ حضرت حسان کا یہ قصیدہ ملاحظہ فرمائیے:

اللّٰہُ أکرَمَنا بنصرِ نبیّہ    وَبِنا أقامَ دَعائِمَ الاسْلامِ

وَبِنا أعَزَّ نَبِیَّہُ وَکِتابَہُ    وَأعَزَّنا بالضَّربِ والاقُدامِ

فی کُلِّ مُعْتَرَکٍ تُطِیرُ سُیوفُنا    فیہِ الجَماجِمَ عن فِراخِ الھامِ

یَنْتابُنا جِبْریلُ فی أبْیاتِنا    بِفَرائِضِ الاسلامِ والأحکامِ

یَتْلو علینا النورَ فیھا مُحْکَماً    قِسْماً لَعَمْرُکَ لیْسَ کالأقْسامِ

فَنَکونُ أوَّلَ مُستحِلِّ حَلالِہِ    وَمُحَرِّمٍ لِلّٰہِ کُلَّ حَرَامِ

نَحْنُ الخِیارُ مِنَ البریّۃِ کُلِّھا    وَنِظامُھا وَزِمامُ کلِّ زِمامِ

الخائضُو غَمَراتِ کلِّ منیّۃٍ    وَالضّامِنونَ حَوادِثَ الأیّامِ

وَالمُبرِمونَ قوَی الأمورِ بعزمِھمْ    والنّاقِضُونَ مَرائِرَ الأقْوامِ ۳۶

[اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ اعزاز بخشا کہ اس نے اپنے نبی کی نصرت کا کام ہم سے لے لیا اور اللہ نے اپنے فضل سے ہمیں توفیق عطا فرمائی کہ اسلام کے ستون ہمارے ذریعے بلند ہوئے۔اللہ تعالیٰ نے ہمارے ذریعے اپنے نبی اور ان کی کتاب کو زمانے میں معزز بنایا اور ہمیں ہماری ثابت قدمی اور جرأت کی بنا پر عزت بخشی۔ہر جنگ میں ہماری تلواریں اڑتی ہوئی جاتی ہیں اور دشمن کی کھوپڑیوں کو مار گراتی ہیں۔حضرت جبرائیل علیہ السلام ہمیں اسلام کے احکام اور فرائض سکھاتے ہیں اور قرآن مجید کی آیات کی تلاوت کرتے ہیں، یہ قرآن عام کلاموں کی طرح نہیں بلکہ اس کی شان بہت بلند ہے۔ہم ہی وہ پہلے لوگ ہیں جنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ چیزوں کو حلال جانا اور اس کی حرام کردہ چیزوں کو حرام، ہم ساری مخلوق میں سب سے بہتر اور بہادر لوگ ہیں۔ہم ایسی جگہوں میں کود پڑتے ہیں جہاں موت نے اپنی بانہیں پھیلا رکھی ہوں اور زمانے کے حوادثات کا مقابلہ کرنے کی بھرپور سکت ہم میں موجود ہے۔ہم عزم وارادہ کی طاقت رکھتے ہیں اور ظلم کی مضبوط رسیوں کو توڑنا جانتے ہیں۔]

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے مرثیے بھی کہے اور اس فن میں بھی اپنے جوہر دکھائے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی یاد میں کہے ہوئے یہ اشعار کتنے خوبصورت ہیں:

وَفَجَعَنا فَیْرُوزُ لا دَرَّ دَرُّہُ    بِأبْیَضَ یَتْلُو المُحْکَماتِ مُنِیبِ

رَؤوفٍ عَلی الأدنَی غلیظ علی العِدا — أخی ثِقَةٍ فی النّائِباتِ نَجیبِ
مَتی ما یَقُلْ لا یَکذِبِ القَوْلَ فِعلُهُ — سَریعٍ الی الخَیراتِ غَیرِ قَطُوبِ ۳۷

[فیروز نامی غلام برباد ہوجائے اس نے ایک ایسی ہستی کی شہادت سے ہمیں غمگین کردیا جو ظاہری و باطنی عیوب سے پاک، قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے اور اللہ تعالیٰ کے دربار میں رجوع کرنے والے تھے، کمزوروں کے لیے نرم اور دشمنوں کے مقابلے میں سخت تھے، مشکل وقت میں ایک بااعتماد ساتھی اور اعلیٰ خاندان والے تھے۔ جو بات کرتے اسے پورا بھی کرتے اور نیک کام میں جلدی کرنے والے تھے، آپ کبھی کسی معاملہ میں ترش روئی سے کام نہ لیتے تھے۔]

صحابہ کرام کی بے مثال بہادری اور جان نثاری کا تذکرہ یوں کرتے ہیں:

حتّی اذا وَرَدُوا المَدینَةَ وَارتَجَوا — قَتلَ النّبیّ وَمَغنَمَ الأسلابِ
وَغَدَوْا عَلَینا قادِرینَ بأیْدِهِمْ — رُدّوا بِغَیظِهِمِ عَلَی الأعقابِ
بهُبوبِ مُعصِفَةٍ تُفَرّقُ جَمعَهُمْ — وَجُنُودِ رَبّکَ سَیّدِ الأرْبَابِ
وَکَفَی الالهُ المُؤمِنِینَ قِتَالَهُمْ — وَأثَابَهُمْ فی الأجرِ خَیرَ ثَوَابِ
مِنْ بعدِ مَا قَنَطوا فَفَرّجَ عَنهُمْ — تَنزِیلُ نَصّ مَلِیکِنَا الوَهّابِ ۳۸

[جب یہ لشکر کفار مدینہ آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کرنے اور مال غنیمت کو لوٹنے کا ارادہ رکھتا تھا، باوجود اس کے کہ یہ اپنی پوری قوت کو جمع کرکے ہم پر چڑھ دوڑا تھا لیکن تیز آندھیوں اور اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے لشکروں نے ان کی جمعیت کو پارہ پارہ کردیا اور انہیں الٹے پاؤں بھاگنے پر مجبور کردیا، اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کو اپنی مدد سے کفایت بھی عطا فرمائی اور ان کے نامہ اعمال میں ثواب و جزا کو بھی لکھ دیا، حالانکہ کچھ لوگ ناامید ہوئے جاتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی یاس کو آس سے بدل ڈالا اور یہی بات قرآن بھی ہمیں بتاتا ہے۔]

## نتیجۂ بحث:

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی شاعری کا مطالعہ کرتے ہوئے قاری کو معلوم ہوتا ہے کہ آپ جہاں ایک طرف مکارمِ اخلاق کی تعلیم دیتے نظر آتے ہیں تو دوسری اخلاقی رذائل سے روکتے بھی ہیں۔ گویا آپ امر بالمعروف کے ساتھ نہی عن المنکر کا فریضہ سرانجام دیتے ہیں۔ قبل از اسلام کی شاعری میں بھی آپ بدعہدی اور غداری کو جرم قرار دیتے ہیں، میدانِ جنگ سے فرار کو بزدلی بتاتے ہیں، سیم وزر کی محبت کو دل کا فساد اور بدگوئی کو بری خصلت قرار دیتے ہیں۔ قبولِ اسلام کے بعد وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کو تنبیہ کرتے ہیں، شرک و بت پرستی کے خلاف اعلانِ جنگ کرتے ہیں، شراب نوشی، چوری چکاری، بدنگاہی اور بدمعاشی کو اجتماعی جرائم کی قبیل میں ذکر کرتے ہیں۔

حضرت حسانؓ کے فلسفۂ اخلاق کا سب سے روشن پہلو یہ ہے کہ انہوں نے مہذب عربوں کے عمدہ اخلاق اور اسلام کے پیش کردہ نظامِ اخلاقیات کو سمجھا، اپنایا اور سکھایا ہے۔ اسلام اور قبل از اسلام کے فلسفہ ہائے اخلاقیات نے حضرت حسان کی سوچ کو وسعت اور فکر کو گہرائی و گیرائی عطا کی، اسی کا عکس آپ کی شاعری میں نظر آتا ہے۔ آپ کے مشاہدات وتجارب پر مستزاد صحبت نبوی کے فیض اور نورِ قرآن نے سونے پر سہاگے کا کام دیا۔ گویا آپ کی ذات ''مجمع البحرین'' ہے، جس کی فطرت، فطرتِ سلیمہ، جس کا ایمان، ایمان مستقیم، جس کی فکر، فکرِ سلیم، جس کی زبان، نقارۂ حق اور جس کا شعور ایک بحرِ بیکراں ہے، وہ خود کہتے ہیں:

لسانی صارم لا عیب فیہ      وبحری لا تکدرہ الدلاء [۳۹]

[میری زبان ایک ایسی تلوار ہے جس میں کوئی عیب نہیں اور میری فکر کے سمندر کو ڈول سے بھر بھر کر پانی نکالنا میلانہیں کرتا۔]

اسلام کی حقانیت کا بانگ دہل اعلان، مدحت رسول سے سرشار زبان اور منقبت صحابہ کا بیان حضرت حسان بن ثابتؓ کی شاعری کا وہ روشن پہلو ہے جس نے ان کی شاعری کو اسلام کی ایسی دعوت بنا دیا جس کی تاثیر روح میں اتر جانے والی ہے۔ آپ کی شاعری جہاں علم وادب کا عظیم سرمایہ ہے تو دوسری جانب عہد نبوی کی منظوم تاریخ بھی ہے۔ ایسی تاریخ جو عظمت صحابہ کے تذکروں سے لبریز اور بھرپور ہے۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی شاعری کا تجزیہ کرنے کے بعد باحث کو حضرت حسانؓ کی زبان میں یہ کہنا پڑتا ہے:

مَنْ لِلْقَوَافِی بعْدَ حَسّانَ وابنِہِ      ومَنْ لِلْمَثانی بعدَ زَیْدِ بنِ ثابِتِ [۴۰]

[حسان اور اس کے بیٹے (عبد الرحمٰن) کے بعد شعر کون کہا کرے گا؟ اور زید بن ثابت کے بعد قرآن کی حفاظت کی ذمہ داری کون لے گا۔]

## حوالہ جات:


(١) ابن الأثير: أسد الغابة في معرفة الصحابة، ج١ ص٢٥٤، بيروت: دار الكتب العلمية، الطبعة الأولى، سنة ١٩٩٩م.

(٢) البخاري، محمد بن إسماعيل: صحيح البخاري، كتاب الصلاة، باب الشعر في المسجد، رقم الحديث: ٤٣٤. بيروت: دار إحياء التراث العربي.

(٣) البرقوقي، عبد الرحمن: شرح ديوان حسان بن ثابت الأنصاري، ص٤٢. بيروت: دار الكتاب العربي، ١٤٢٧هـ/٢٠٠٦م.

(٤) المصدر نفسه، ص١٣٥

(٥) ابن الأثير: أسد الغابة في معرفة الصحابة، ج١ ص٢٩٠، أبو الفرج الأصبهاني: الأغاني، بتحقيق سمير جابر، ج٤ ص١٤٣، بيروت: دار الفكر، الطبعة الثانية.

(٦) البرقوقي، عبد الرحمن: شرح ديوان حسان بن ثابت الأنصاري، ص٢٢٦

(٧) ابن عبد البر، يوسف بن عبد الله بن محمد: الاستيعاب في معرفة الأصحاب، ج١ص١٠٢. بيروت: دار الفكر، سنة ١٤٢٧هـ/٢٠٠٦م.

(٨) المصدر نفسه.

(٩) البيهقي، أحمد بن الحسين بن علي: السنن الكبرى، رقم الحديث ٢١٣٠١، ج١٠، ص١٩١، مكة المكرمة: مكتبة دار الباز، سنة ١٤١٤هـ/١٩٩٤م.

(١٠) البرقوقي، عبد الرحمن: شرح ديوان حسان بن ثابت الأنصاري، ص١٩٦

(١١) المصدر نفسه، ص٢٤٥

(١٢) المصدر نفسه، ص١٥٣

(١٣) المصدر نفسه، ص١٦٨

(١٤) المصدر نفسه، ص٢٦٩

(١٥) الفيومي، أحمد بن محمد بن علي المقري: المصباح المنير في غريب الشرح الكبير للرافعي، ج٨ ص٤٤٦. بيروت: مكتبة لبنان، ١٩٨٧م.

(١٦) ابن القيم الجوزية، محمد بن أبي بكر: مدارج السالكين بين منازل إياك نعبد وإياك نستعين، ج٢ ص٣٥١. بيروت: دار الكتاب العربي. ط/٢، سنة ١٣٩٣هـ/١٩٧٣م.

(١٧) البرقوقي، عبد الرحمن: شرح ديوان حسان بن ثابت الأنصاري، ص٢٦٥
(١٨) المصدر نفسه، ص٢٦٥
(١٩) المصدر نفسه، ص٤٦
(٢٠) المصدر نفسه، ص٦٠
(٢١) المصدر نفسه، ص٥٠
(٢٢) المصدر نفسه، ص٢٥٥
(٢٣) المصدر نفسه، ص٥٧
(٢٤) المصدر نفسه، ص١١٤
(٢٥) المصدر نفسه، ص٢٢٦
(٢٦) المصدر نفسه، ص٢٦٥
(٢٧) المصدر نفسه، ص١٦٤
(٢٨) المصدر نفسه، ص٢٥٠
(٢٩) المصدر نفسه، ص٢٨٠
(٣٠) الجرجاني، السيد الشريف: التعريفات، ص٩٢. بتحقيق محمد صديق المنشاوي، القاهرة: دار الفضيلة، سنة ٢٠٠٤م.
(٣١) البرقوقي، عبد الرحمن: شرح ديوان حسان بن ثابت الأنصاري، ص٢٨٠
(٣٢) المصدر نفسه، ص٢٩٨
(٣٣) المصدر نفسه، ص٩٨
(٣٤) المصدر نفسه، ص١٩٣
(٣٥) المصدر نفسه، ص٨٥
(٣٦) المصدر نفسه، ص ٢٧٦-٢٧٧
(٣٧) المصدر نفسه، ص ٦٠
(٣٨) المصدر نفسه، ص٤٤
(٣٩) المصدر نفسه، ص٤٢
(٤٠) المصدر نفسه، ص٧٨

## فهرس المصادر والمراجع:


- ابن الأثير: أسد الغابة في معرفة الصحابة، بيروت: دار الكتب العلمية، الطبعة الأولى، سنة ١٩٩٩م.
- ابن القيم الجوزية، محمد بن أبي بكر: مدارج السالكين بين منازل إياك نعبد وإياك نستعين،

بيروت: دار الكتاب العربي. ط/٢، سنة ١٣٩٣هـ/١٩٧٣م.

- ابن عبد البر، يوسف بن عبد الله بن محمد: الاستيعاب في معرفة الأصحاب. بيروت: دار الفكر، سنة ١٤٢٧هـ/٢٠٠٦م.
- الأستاذ عبد أ- مهنأ: ديوان حسان بن ثابت، بيروت: دار الكتب العلمية، الطبعة الرابعة، ١٤٢٥هـ/٢٠٠٤م.
- البخاري، محمد بن إسماعيل: صحيح البخاري، بيروت: دار إحياء التراث العربي.
- البرقوقي، عبد الرحمن: شرح ديوان حسان بن ثابت الأنصاري. بيروت: دار الكتاب العربي، ١٤٢٧هـ/٢٠٠٦م.
- البيهقي، أحمد بن الحسين بن علي: السنن الكبرى، مكة المكرمة: مكتبة دار الباز، سنة ١٤١٤هـ/١٩٩٤م.
- الجرجاني، السيد الشريف: التعريفات، بتحقيق محمد صديق المنشاوي، القاهرة: دار الفضيلة، سنة ٢٠٠٤م.
- الطباع، عمر فاروق، الدكتور: ديوان حسان بن ثابت الأنصاري، بيروت: شركة دار الأرقم بن أبي الأرقم.
- الفيومي، أحمد بن محمد بن على المقري: المصباح المنير في غريب الشرح الكبير للرافعي، بيروت: مكتبة لبنان، ١٩٨٧م.
- أبو الفرج الأصبهاني: الأغاني، بتحقيق سمير جابر، بيروت: دار الفكر، الطبعة الثانية.
- سيد حنفي حسين، الدكتور: ديوان حسان بن ثابت، القاهرة: دار المعارف، سنة ١٩٨٣م.
- عبد الله سنده: ديوان حسان بن ثابت الأنصاري، بيروت: دار الممرفة، الطبعة الأولى، ١٤٢٧هـ/٢٠٠٦م.
- وليد عرفات، الدكتور: ديوان حسان بن ثابت، بيروت: دار صادر، ٢٠٠٦م.